131660 ـ فوت شدہ پر رمضان میں دن کے وقت جماع کا کفارہ ہونے کی صورت میں اولاد کیا کرے ؟

سوال

میرے والد صاحب فوت ہو چکے ہیں اللہ ان پر ر حم کرے اور ان کا مال بھی ورثاء میں تقسیم ہو چکا ہے، میری والدہ نے مجھے بتایا کہ آپ کے والد نے پچیس تیس برس قبل میرے ساتھ رمضان المبارك میں دن کے وقت ہم بستری کر لی تھی، اور والدہ اس پر موافق نہیں تھی، والدہ نے مجھے یہ اس وقت بتایا جب وہ آپریشن کے بعد ہاسپٹل سے باہر آ رہی تھیں.
انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے آپ کے والد کو کہا تھا کہ ایسا کرنا جائز نہیں، اسے چاہیے کہ وہ اس کے متعلق دریافت کرے، تو آپ کے والد نے کہا کہ اس نے توبہ کر لی ہے اور اللہ غفور رحیم ہے.
والدہ کہتی ہیں کہ شرم و حیاء کی بنا پر انہوں نے نہ تو سوال دریافت کیا اور نہ ہی ہمیں بتایا، والدہ اس کے کفارہ میں دو ماہ کے روزے رکھنا چاہتی ہے میں نے انہیں بتایا کہ اس واقعہ میں ان کا کوئی قصور اور گناہ نہیں اس لیے آپ پر کچھ لازم نہیں آتا، اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ والدہ کی صحت بھی ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتی، لہذا آپ بتائیں کہ ہماری والدہ پر کیا لازم آتا ہے، اور ہمارے فوت شدہ والد کے متعلق اولاد ہونے کے ناطے ہم پر کیا لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر تو آپ کی والدہ کو رمضان المبارك میں دن کے وقت جماع پر مجبور کیا گیا اور خاوند نے اسے ہم بستری پر مجبور کیا تو آپ کی والدہ پر کفارہ نہیں ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلاشبہ اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے خطا و بھول چوك اور جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو معاف کر دیا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2043) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

لیکن اگر آپ کی والدہ اس پر راضی تھی تو اس پر بھی روزے کی قضاء اور کفارہ ہے.

رمضان المبارك میں جماع کرنے والے شخص کے بارہ میں مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

" اس پر ایك غلام آزاد کرنا واجب ہے، اگر اس کی استطاعت نہیں تو پھر وہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے، ہر مسکین کو ایك مد گندم دے، اور اس کو اس روزے کی بھی قضاء کرنا ہو گی.

لیکن عورت نے اگر تو یہ کام راضی و خوشی کیا تو اس کا حکم بھی مرد والا ہے، اور اگر عورت کو ایسا کرنے پر مجبور کیا گیا ہے تو اس پر صرف روزے کی قضاء ہو گی " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 302).

اور جب اس پر کفارہ واجب ہو اور آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتی تو اس کو چاہیے کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے.

مزید آپ سوال نمبر (1672) کے جواب کا مطالعہ کریں اس میں دن کے وقت رمضان میں ہم بستری کرنے کا کفارہ بیان کیا گیا ہے.

دوم:

اور آپ کے والد کے بارہ میں یہ ہے کہ اس پر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا واجب تھے، اور جس دن میں اس نے ہم بستری کی اس روزہ کی قضاء کرنا تھی، اور جبکہ وہ فوت ہو چکا ہے اور ایسا نہیں کیا اس لیے یا تو اس کی جانب سے کوئی روزے رکھے اور مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1147).

اور یہ دو ماہ کے روزے ایك سے زیادہ اشخاص میں تقسیم کرنا جائز نہیں، بلکہ صرف ایك ہی شخص مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے تا کہ یہ صادق آئے کہ اس نے دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے ہیں.

یا پھر اس کی جانب سے ہر دن ایك مسکین کو کھانا کھلا دو.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر میت کے ذمہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا واجب ہوں، یا تو اس کے ورثاء میں سے کوئی ایك شخص وہ

روزے رکھے، یا پھر ہر ایك دن کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلا دے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 453).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے فرضی روزے یا نذر یا کفارہ کے روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے جب چاہے روزے رکھے " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (199 / 20).

اور شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس فوت شدہ شخص کے ذمہ رمضان المبارك کے روزے ہوں اور وہ تندرست ہو جانے کے باوجود روزے نہ رکھے تو اس کی جانب سے ہر روزے کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلانا واجب ہے جتنے روزے ہوں اتنے ایام کھانا کھلایا جائے.

اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے ہاں یہ ہے کہ: اگر اس کی جانب سے روزے رکھے جائیں تو کفائت کر جائینگے، اور یہ قوی الماخذ ہے " انتہی

دیکھیں: ارشاد اولی البصائر و الالباب (79).

اور یہ کھانا کھلانا ترکہ میں سے واجب ہے، اور اگر کوئی شخص کھلا دے اور اپنے مال سے ادائیگی کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم .